روزنامہ
FR-10 ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 3 دسمبر 2011ء 7 محرم 1433 ہجری 3 فتح 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 273

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت مصلح موعود نے 14 جنوری 1929ء کو لاہور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

دوسری بات قرآن پر عمل کرنے والوں کے متعلق یہ بیان کی کہ......جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوں گے، اسے ضرور پالیں گے۔ مفلحون کے یہ معنی نہیں کہ بڑے بن جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ قرار دے کر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ قرآن کو نہ ماننے والے دنیا میں حکومتیں کرتے ہیں، آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں، عزت و شوکت رکھتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں قرآن کو ماننے والے کوئی حقیقت نہیں رکھتے، پھر مفلح کس طرح ہوئے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے قرآن نے یہ نہیں کہا کہ میرے ماننے والوں کو حکومت مل جائے گی، سلطنت حاصل ہو جائے گی۔ ایک وقت اور ایک زمانہ کے لئے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت بھی ملے گی۔ لیکن یہ کہیں نہیں کہا کہ دنیا کی حکومت ہی قرآن کی تعلیم پر چلنے والوں کا مقصد ہے۔ بلکہ یہ کہا ہے قرآن سے تعلق رکھنے والوں کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں روحانیت قائم کریں۔ اگر اس میں کوئی کامیاب ہو جائے تو وہ کامیاب ہو گیا، چاہے دنیا میں سب سے غریب ہی ہو۔

پس مفلح کے یہ معنی نہیں کہ کوئی مادی چیز مل جائے۔ بلکہ جس مقصد کو لے کر کھڑا ہو، اس میں کامیاب ہونے والا مفلح ہے۔ دیکھو حضرت امام حسینؓ (شہید ہو) گئے اور بادشاہ نہ بن سکے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ناکام رہے، ہرگز نہیں۔ وہ کامیاب ہو گئے اور مفلح بن گئے کیونکہ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوئے تھے، اس میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے سامنے یہ مقصد تھا کہ رسول کریم ﷺ کی نیابت کے بعض حقوق ایسے ہیں کہ جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوں، انہیں پھر وہ چھوڑ نہیں سکتا۔ اس میں ان کو کامیابی حاصل ہوگئی۔ ان کی شہادت کا یہ نتیجہ ہوا کہ گو بعد میں خلفاء ہوئے مگر ان کو خلفاء راشدین نہیں کہا گیا۔ کیونکہ حضرت امام حسین کی قربانی نے بتا دیا کہ خلافت بعض شرائط سے وابستہ ہے۔ یہ نہیں کہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت آجائے وہ خلیفہ بن جائے۔ اس طرح دین کو بہت بڑی تباہی اور بربادی سے بچالیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یزید کے سے انسان کے اقوال اور افعال پیش کر کے کہا جاتا یہ اسلام کے خلفاء کی باتیں ہیں اور اس طرح دین میں رخنہ اندازی کی جاتی۔

پس اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والا مفلح ہوتا ہے، خواہ ایک شہادت چھوڑ سو شہادتیں اسے حاصل ہوں۔ تو فرمایا اولٓئك علىٰ هدى من ربهم ......۔ ایسے انسان کو فلاح نصیب ہو جاتی ہے اور ہدایت اس کے ماتحت آجاتی ہے۔ اس کے کلام میں تاثیر، برکت اور نور رہوتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 10 ص 527)

میں ان سے محبت کرتا ہوں

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے متعلق فرماتے تھے۔

یہ میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت کر۔ اور ان سے بھی محبت کر جو ان دونوں سے محبت کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن حدیث نمبر 3702)

3۔ دسمبر۔ معذور افراد کا عالمی

ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جسمانی طور پر بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ جن میں حواس خمسہ کے علاوہ چلنے پھرنے، سانس لینے اور جدید ایجادات سے مثبت فوائد حاصل کرنے جیسی سہولتیں بھی شامل ہیں۔ اور اگر کوئی شخص کسی صلاحیت سے محروم ہے یا معذور ہے تو قدرت کی طرف سے اسے کسی نہ کسی انداز میں زائد صلاحیت سے نوازا گیا ہے۔ مورخہ 3 دسمبر کو معذور افراد کا عالمی دن منایا جا رہا ہے تاکہ صحت مند افراد اپنے معذور بھائیوں کے کام آئیں، ان کو معاشرے کا فعال حصہ بنانے کیلئے ان کے اعتماد کو بحال کریں اور معذوروں کو ہاتھ سے کام کرنے اور مختلف ہنر سیکھنے کی ترغیب دلائیں۔ ان افراد میں نابینا، گونگے، بہرے، جسمانی اور ذہنی معذور شامل ہیں جن کی الگ الگ تنظیمیں اور ادارے موجود ہیں جو ان کی فلاح و بہبود، علاج اور تعلیم و تربیت کے اہم کام سرانجام دیتے ہیں۔ ہم سب کو ان کی معاونت اور حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ ہمیں امید ہے احباب جماعت ان باتوں کو اہمیت دیتے ہوئے کماحقہ عمل فرمائیں گے۔

☆ معذور افراد کا ہر سطح پر خصوصی خیال رکھیں۔
☆ ان کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دیں۔
☆ بے کاری اور احساس کمتری ختم کرنے کیلئے ان کا حوصلہ بڑھائیں۔
☆ معذور بچوں کو بلاوجہ مذاق کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے۔
☆ ان کو معذور سمجھ کر محنت اور خدمت سے دور نہ رکھا جائے۔
☆ احمدی معذور افراد کو بھی خود کفیل بلکہ دوسروں کی کفالت کا ذریعہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

باقی صفحہ 8 پر

مشعل راہ

ماں بچوں کی زندگی کیلئے مصیبتیں جھیلتی ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 16رجنوری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ماں باپ کے حقوق اور ان سے سلوک کے بارہ میں چند روایات پیش کرتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ: اے اللہ کے رسولؐ! مَیں نے اپنی ماں کو یمن سے اپنی پیٹھ پر اٹھا کر حج کرایا ہے، اسے اپنی پیٹھ پر لئے ہوئے بیت اللہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، اسے لئے ہوئے عرفات گیا، پھر اسی حالت میں اسے لئے ہوئے مزدلفہ آیا اور منیٰ میں کنکریاں ماریں۔ وہ نہایت بوڑھی ہے ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتی۔ مَیں نے یہ سارے کام اُسے اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے سرانجام دئے ہیں تو کیا مَیں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس کا حق ادا نہیں ہوا''۔ اس آدمی نے پوچھا: ''کیوں''۔ آپؐ نے فرمایا: ''اس لئے کہ اس نے تمہارے بچپن میں تمہارے لئے ساری مصیبتیں اس تمنا کے ساتھ جھیلی ہیں کہ تم زندہ رہو مگر تم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا وہ اس حال میں کیا کہ تم اس کے مرنے کی تمنا رکھتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ وہ چند دن کی مہمان ہے۔

(الوعی ، العدد 58 ، السنة الخامسة)

اب عام آدمی خیال کرتا ہے کہ اتنی تکلیف اٹھا کر مَیں نے جو سب کچھ کیا تو مَیں نے بہت بڑی قربانی کی ہے۔ لیکن آپؐ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ ہمیں ہشام بن عُروہ نے بتایا کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ مجھے اسماء بنت ابی بکرؓ نے بتایا میری والدہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس صلہ رحمی کا تقاضا کرتے ہوئے آئی تو میں نے نبی ﷺ سے اس کے بارہ میں دریافت کیا کہ کیا میں اپنی مشرک والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''ہاں''۔ (بخاری کتاب الھبۃ۔ باب الھدیۃ المشرکین)

تو جہاں تک انسانیت کا سوال ہے، صرف والدہ کا سوال نہیں، اس کے ساتھ تو صلہ رحمی کا سلوک کرنا ہی ہے، حسن سلوک کرنا ہی ہے لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ اگر انسانیت کا سوال آئے، کسی سے صلہ رحمی کا سوال آئے یا مدد کا سوال آئے تو اپنے دوسرے عزیزوں رشتہ داروں سے بھی بلکہ غیروں سے بھی حسن سلوک کا حکم ہے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت ابُو اُسَید السَّاعِدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

(ابو داؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی بر الوالدین)

تو یہ ہے ماں باپ سے حسن سلوک کہ زندگی میں تو جو کرنا ہے وہ تو کرنا ہی ہے، مرنے کے بعد بھی ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے علاوہ ان کے وعدوں کو بھی پورا کرو، ان کے قرضوں کو بھی اتارو۔ بعض دفعہ بعض موصی وفات پا جاتے ہیں۔ وہ تو بے چارے فوت ہو گئے انہوں نے اپنی جائیداد کا 1/10 حصہ وصیت کی ہوتی ہے لیکن سالہا سال تک ان کے بچے، ان کے لواحقین ان کا حصہ وصیت ادا نہیں کرتے بلکہ بعض دفعہ انکار ہی کر دیتے ہیں، ہمیں اس کی توفیق نہیں۔ گویا ماں باپ کے وعدوں کا پاس نہیں کر رہے، ان کی کی ہوئی وصیت کا کوئی احترام نہیں کر رہے۔ والدین سے ملی ہوئی جائیدادوں سے فائدہ تو اٹھا رہے ہیں لیکن ان کے جو وعدے ان ہی کی جائیدادوں سے ادا ہونے والے ہیں وہ ادا کرنے کی طرف توجہ کوئی نہیں۔ جبکہ اس جائیداد کا جو دسواں حصہ ہے وہ تو بچوں کا ہے ہی نہیں۔ وہ تو اس کی پہلے ہی وصیت کر چکے ہیں۔ تو وہ جو ان کی اپنی چیز نہیں ہے وہ بھی نہیں دے رہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بچوں کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اپنے والدین کے وعدوں کو پورا کرنے والے بنیں۔ یہاں تو یہ حکم ہے کہ صرف ان کے وعدوں کو ہی پورا نہیں کرنا بلکہ ان کے دوستوں کا بھی احترام کرنا ہے، ان کو بھی عزت دینی ہے اور ان کے ساتھ جو سلوک والدین کا تھا اس سلوک کو جاری رکھنا ہے۔

(روزنامہ الفضل 8جون2004ء)

مکرم وکیل المال اول صاحب تحریک جدید

مرحوم شاملین دفتر اوّل تحریک جدید کے ورثاء کی توجہ کیلئے

1934ء میں جب معاندین سلسلہ احمدیہ اور حکومت کے بعض افسر اکٹھے ہو کر احمدیت کے خلاف خفیہ منصوبہ بازی کر رہے تھے۔ اور سارے ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے تھے۔ تا اس طرح وہ احمدیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی نصرت و مدد کے لئے آسمان سے اترا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دل پر یہ تحریک نازل کی جو ''تحریک جدید'' کے نام سے موسوم ہے۔

تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین

غربت اور نا مساعد حالات کے باوجود مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اپنے محبوب امام کے قدموں میں اپنے مالوں کو لا کر رکھ دیا اور مطالبہ سے بڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔ اور پھر متواتر اس میں حصہ لیتے رہے اس طرح حضرت مسیح موعود ...... کے ایک کشف کے مصداق ٹھہرے۔ جس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''وہ لوگ جو متواتر حصہ لیتے رہیں گے۔ وہ وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود کے اس کشف کو پورا کرنے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو 1891ء میں دکھایا تھا۔ جس میں پانچہزار سپاہی کا دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان پانچ ہزار سپاہیوں کا نام ادب و احترام سے تاریخ (دین حق) میں ہمیشہ زندہ رہے گا''

(انیس سالہ کتاب صفحہ 16)

مزید فرمایا:۔

''.... ہمارا بھی فرض ہے کہ ان پانچ ہزار سپاہیوں کی کوئی مستقل یادگار قائم کریں کیونکہ وہ سب لوگ جو اس جہاد کبیر میں آخر تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کا حق ہے کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے اور ان کا حق ہے کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔''

(انیس سالہ کتاب صفحہ 29)

تحریک جدید کا پہلا دور مکمل ہونے پر ان شاملین کی یادگار کے طور پر سیدنا حضرت مصلح موعود کی ہدایات کے ماتحت ان مجاہدین کے ناموں کی فہرست مع ان مجاہدین کی انیس سالہ قربانی کو ایک کتابی شکل میں شائع کیا گیا جو کہ ''تحریک جدید کے پانچہزاری مجاہدین'' کے نام سے موسوم ہے۔ تا اس طرح ان مجاہدین کا نام تاریخ (احمدیت) میں ہمیشہ زندہ رہے۔ اور ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 1982ء میں اپنے ایک ولولہ انگیز خطاب کے ذریعہ مجاہدین دفتر اوّل کے ورثاء کو توجہ دلائی کہ

''جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟ اس لئے دفتر اوّل کی از سر نو ترتیب کرنی پڑے گی۔ میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر (دفتر اوّل) قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں۔''

(الفضل مورخہ 2دسمبر 1982ء)

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء کو مجاہدین دفتر اوّل کے ورثاء مقیم ممالک بیرون کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''ہو سکتا ہے کہ باہر آ کر کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پہ دیتے بھی ہوں لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو مرکز میں کیونکہ ریکارڈ ہے وہاں درج نہیں ہوتیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جا رہی ہو۔۔۔۔ سہولت اسی میں ہے کہ مرکز ربوہ سے رابطہ کریں کہ ان کی کیا کیا رقم تھی یا وعدے تھے اور وہیں ادائیگی کی کوشش کریں تا کہ ریکارڈ درست رہے۔۔۔۔ ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔''

اس لئے وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ پاکستان نے ان تمام دفتر اول کے شاملین کو کمپیوٹر کوڈ الاٹ کر کے ان کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا ہے۔ نیز ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کی سہولت کے لئے یہ نام مع کمپیوٹر کوڈ

www.alislam.org/tj/search

پر تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ پاکستان اور بیرون پاکستان میں رہنے والے ان دفتر اول کے مرحوم شاملین دفتر اوّل کے لواحقین وکالت مال اول ربوہ سے رابطہ کر کے ان کے کھاتہ جات زندہ رکھوا سکتے ہیں۔ اس کے لئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

Ph:- 0092-47-6214008

Fax:-0092-47-6212296-6213672

E-mail:daftarawwal1934@gmail.com

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب

شہادت حضرت امام حسینؓ

کربلا کل اور آج

دریائے فرات کے کنارے بغداد سے قریباً سو کلومیٹر دور عراق کی بستی کربلا ایک چٹیل و بے آباد ویرانہ کے سوا کچھ بھی نہ تھی۔ مگر آج چھ لاکھ سے متجاوز آبادی پر مشتمل یہاں ایک مرجع خلائق شہر آباد ہے۔ پوری طرح سرسبز وشاداب، حسین و دلکش عمارات، کھلے بازار، پلاسٹک و پیتل کی انڈسٹریاں، عبائیں قالین اور کڑھائی کے کام۔ سو سے زائد مساجد، درجنوں کالجز، سکول، مدارس اور یونیورسٹی سے دینی و دنیاوی علوم کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اسلامی دنیا میں مکہ و مدینہ کے بعد مشہور ترین مقامات میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

شہرت کا اصل سبب حضرت امام حسینؓ اور حضرت عباسؓ کے مزار ہیں جن کے طلائی گنبد اور بلند میناروں سے شہر کی عظمت و رونق دوبالا ہو رہی ہے۔ اسلامی کیلنڈر کے ماہِ محرم الحرام کی آمد پر ہر سال دنیا بھر میں کربلا کا ذکر بڑی کثرت سے فضا میں گونجتا ہے۔ دنیا بھر سے قریباً 20 لاکھ افراد ہر سال زیارت کیلئے آتے ہیں۔

مختصر پس منظر

کربلا کی وجہِ شہرت تاریخ اسلامی پر لگا ایک بدترین سیاہ داغ ہے۔ ایک انتہائی پاکیزہ، گہوارۂ امن وسکون اسلامی انقلاب آنحضرت ﷺ کے مبارک وجود کے ساتھ برپا ہوا پھر وصال مبارک کے بعد آہستہ آہستہ مخالفین اسلام و معاندین کے بھڑکانے سے چند دبی چنگاریاں پھیلنے لگیں اور اپنے عروج کو پہنچ کر بھڑک اٹھیں تو کربلا کہلائیں۔ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف کے گیارہ بیٹے تھے۔ ابولہب۔ ضرار۔ عباس۔ زبیر۔ عبداللہ۔ حارث۔ جمل۔ ابوطالب۔ مقوم۔ قشم۔ غیداق۔ ان کے آگے بچے بھی کثرت سے ہوئے جیسے حضرت عباسؓ کے دس بچے تھے۔ اس طرح بڑی کثرت سے اولاد و نسل پھیلی۔ حضرت عبداللہ کے فرزند تھے محبوب خدا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ابوطالب کی اولاد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور حضرت عقیل وغیرہم تھے۔

حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف کے فرزند ابوسفیان کی اولاد معاویہ اور زیاد تھے۔ معاویہ کے ہاں یزید اور زیاد کے ہاں عبیداللہ (ابن زیاد) پیدا ہوئے۔

دبی چنگاریوں سے بھڑکتی آگ دیکھ کر تاریخ پڑھنے والوں کا ذہن بنو ہاشم اور بنو امیہ کی طرف جاتا ہے۔ بدقسمتی سے نامعلوم خاندانی رنجشیں، قبائلی عصبیّتیں اور معاندین کی ریشہ دوانیاں تھیں جو بھیانک صورت اختیار کر گئیں۔ ان سب کے بڑوں میں تو معجزانہ طور پر ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے سے اتحاد و یگانگت نے جنم لیا۔ پھر غالباً نیتیں خراب نہ ہونے کے باوجود متنوع سوچوں، دلخراش حوادث اور خوابیدہ نفاق و مفاد پرستی نے ایک بہت بڑا دھماکہ کر دیا جس کے مہلک اثرات نے تاریخ عالم کو ہلا کے رکھ دیا۔ یہ اثرات صدیوں بعد بھی کم ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔ اسی قیامت خیز دھماکہ کو ہم واقعہ کربلا کے نام سے جانتے اور بیان کرتے ہیں۔

معاویہ کا عہدِ امارت

41ھ تا 60ھ

قرونِ اولیٰ کا سب سے گھمبیر متنازع عہد حکومت اگر کسی باپ بیٹے کا معلوم کرنا ہو تو بلاشبہ وہ معاویہ اور یزید کا ہے۔ امیر معاویہ سے پہلے قریب کے واقعات سے آگاہ لوگ بآسانی جان سکتے ہیں کہ معاویہ اپنے بعد کے لئے کتنے فکرمند ہوں گے۔ حاکم کوفہ مغیرہ بن شعبہ نے 50ھ میں مشورہ دیا کہ اپنے بعد حالات درست رکھنا ہیں تو شاہی طرز پر اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد نامزد کر دیں اور اس کے حق میں تمام صوبہ جات سے عہد اطاعت و وفاداری کا اہتمام فرمائیں۔ اسی تجویز کو پسند کرتے ہوئے جناب معاویہ نے چند عملی قدم اٹھائے:

1: اپنی فہم و دانش اور تجربے کے مطابق یزید کی تربیت شروع کر دی۔

2: تمام صوبہ جات میں عہد اطاعت کیلئے فضا ہموار کرنے کے پیغامات بھیجے۔

3: دمشق میں ایک خاص مشاورتی میٹنگ بلائی جس میں ہر صوبہ کا وفد مدعو تھا۔ اعتماد میں لینے کیلئے بات شروع تھی۔ جب مدینہ سے آئے ہوئے نمائندہ محمد بن عمرو بن حزم مخاطب ہوئے تو انہوں نے کہا: اپنے فیصلہ کے متعلق قیامت کے روز آپ ہی جوابدہ ہوں گے۔ ہم تو اس فیصلہ کے بہرحال پابند ہوں گے۔ ایک معروف معتمد بزرگ ضحاک بن قیس نے بڑے جوش وخروش سے تجویز کی حمایت کی۔ مصر سے آئے نمائندے احنف بن قیس خاموش تھے۔ پوچھنے پر کہنے لگے: جھوٹ بولوں تو خدا سے ڈرتا ہوں۔ سچ بولوں تو آپ سے ڈرتا ہوں!! اس مشاورتی میٹنگ کے بعد مجموعی طور پر فضا ہموار ہو گئی۔

4: صوبہ حجاز یعنی مکہ و مدینہ کی طرف سے امیر معاویہ مطمئن نہ تھے اس لئے اگلے سال 51ھ میں حج پر جانے سے پہلے مدینہ تشریف لے گئے جہاں کے پانچ بڑوں سے سفارتی سطح پر رابطہ کر چکے تھے لیکن معاویہ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے وہ بڑے لوگ مکہ چلے گئے تھے۔

5: مکہ پہنچ کر امیر معاویہ نے ان بڑوں کو مدعو کیا اور اعتماد میں لینا چاہا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جس پر سارے متفق ہو جائیں گے میں بھی تسلیم کر لوں گا۔ تاہم دیگر بڑوں یعنی عبداللہؓ بن عباس۔ عبداللہؓ بن زبیر۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور حضرت امام حسینؓ سمیت سب نے عبداللہؓ بن زبیر کو اپنا نمائندہ بنا لیا اور انہوں نے اپنی گفتگو میں بہت صاف کہا کہ تین باتیں ہیں:

i: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر اس معاملہ کو آزاد چھوڑ دیں۔

ii: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نمونہ پر غیر رشتہ دار کسی موزوں مومن کو نامزد کر دیں۔

iii: حضرت عمرؓ کے نمونہ پر کمیٹی بنا دیں جس کے اراکین غیر جانبدار ہوں۔

اس طرح تمام اہم لیڈروں اور اشخاص سے مذاکرات کے بعد جناب معاویہ نے سیاسی چال کے طور پر یہ بات پھیلا دی کہ گویا سب مان گئے ہیں۔ البتہ یزید کو کچھ خاص نصائح بطور وصیت کیں کہ:

i: عبداللہؓ بن عمر کی طرف سے مطمئن رہنا۔ وہ عبادت گزار انسان عبادت میں مگن رہتے ہیں ان سے کوئی خطرہ نہیں۔

ii: عبداللہؓ بن زبیر لومڑ کی طرح ہے یہ ہتھے چڑھ جائے تو اسے قتل کرا دینا۔

iii: حسینؓ ابن علی رضی اللہ عنہ پر غالب آؤ تو انہیں قتل نہ کرنا اور قرابت داری کا خیال کرنا۔

یزید کے عہد حکومت کا آغاز

معاویہ کی وفات پر یزید نے حسب نامزدگی و وصیت اقتدار سنبھالا تو عہد اطاعت و وفاداری کا فرمان جاری کر دیا۔ اہل شام نے فوراً بیعت کر لی۔ عامل مدینہ ولید بن عتبہ کو پیغام بھیجا کہ مدینہ کے اکابرین سے بیعت لیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مشیر مروان بن الحکم کو بلا لیا اور ان کے مشورہ سے:

1: حضرت امام حسینؓ کو بلایا۔ آپ اصل معاملہ بھانپ گئے اور ولید سے مل کر وفاتِ معاویہ پر اظہار افسوس کے بعد کہا کہ میرا اس طرح الگ تھلگ آ کر بیعت کرنا مناسب نہیں۔ بیعت کروں گا تو سرِ عام کھل کر کروں گا اس لئے کل تک مہلت چاہئے جو دے دی گئی۔ مروان بن الحکم نے کہا یہ سخت غلطی ہے اب مہلت دی ہے تو کبھی قابو نہیں پاسکو گے۔

2: عبداللہؓ بن زبیر کو علم ہوا تو انہوں نے رات تک کی مہلت لی اور عامل سے ملے بغیر رات ہی کو مدینہ سے مکہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ صبح علم ہوا تو موجودہ اور سابق عاملان مدینہ ولید بن عتبہ اور مروان بن الحکم خاص دستہ لے کر تعاقب کیلئے پیچھے گئے مگر شام تک تلاش میں ناکامی کے بعد واپس مدینہ آ گئے۔

اسی دوران اکابرین کے حسب مشورہ امام حسینؓ بھی دوسرے روز 27 رجب 60ھ بمطابق 3 مئی 680ء اپنے اہل خانہ سمیت کل 21 افراد لے کر مکہ روانہ ہو گئے۔ عبداللہؓ بن زبیر نے اپنا قیام بیت اللہ میں کر لیا اور امام حسینؓ شعب ابی طالب چلے گئے۔ یہ 3 شعبان بمطابق 9 مئی بروز جمعہ کا دن تھا۔ دونوں مکہ میں اکٹھے پہنچے۔

چند دن بعد عبداللہؓ بن عمر اور عبداللہؓ بن عباس بھی مکہ روانہ ہو گئے۔ ذوالحجہ کے آغاز تک قیام مکہ کے دوران اہل کوفہ نے یہ علم ہونے پر کہ امام حسین مدینہ چھوڑ کر مکہ تشریف لے گئے ہیں، مکہ میں آپؓ کو ہزاروں کی تعداد میں خطوط لکھ کر پرزور استدعا کی کہ آپ کوفہ تشریف لے آئیں ہم سب آپ کے وفادار و جاں نثار موجود و منتظر ہیں۔

کوفہ میں ہلچل

کوفہ معروف طور پر حضرت علیؓ کا عقیدت مند اور حامی تھا۔ یہاں کے عامل نعمان بن بشیر بڑے تحمل سے کام کرنے والے تمام صورت حال کے ذمہ دار تھے۔ کوفہ شہر میں بھی بڑی بڑی بلند قامت شخصیات تھیں۔ یزید کی تخت نشینی کے ساتھ ساتھ خبریں پہنچیں کہ امام حسینؓ مدینہ سے ہجرت کر کے مکہ تشریف لے گئے ہیں۔ ان حالات میں:

1: معروف بااثر لیڈر سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پر بڑے لوگ جمع ہوئے جن میں ہانی بن عروہ، رقاطہ بن شداد۔ مسیّب بن ناجیہ شامل ہیں۔ قرارداد پاس کی گئی جو مکتوب کی صورت میں حضرت امام حسین کی خدمت میں مکّہ بھیج دی گئی۔ مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم تمام اہلِ کوفہ آپ کے والد ماجد کے وفادار و جانثار اب آپ کو پوری حمایت کا یقین دلاتے ہیں یہاں تشریف لایئے لاکھوں جاں نثار بیعت کریں گے۔ ہم فقط آپ کو عالم اسلام کا واحد خلیفہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ہی اس کے مستحق ہیں۔ یہ مکتوب لے کر قیس اور عبدالرحمٰن مکہ روانہ ہو گئے۔

2: پھر بات عام ہوئی تو لوگوں نے دھڑا دھڑ خطوط لکھنے شروع کئے۔ عبداللہ بن سلع ہمزانی نے بہت جذباتی خط لکھ کر کوفہ آنے کی اپیل کی۔ عبداللہ بن وال نے نعمان بن بشیر کو بھگا دینے کے علاوہ بھرپور حمایت کا یقین دلایا۔ ایسے خطوط مجموعی طور

پر 12000 سے بھی زائد ہوگئے جن کا مضمون یہی تھا کہ کوفہ کی زمین سرسبز ہے۔ پھل پک چکے ہیں لشکر تیار ہے جلد تشریف لائیے۔

3: دوسری طرف عامل کوفہ نعمان بن بشیر پر دباؤ بڑھ رہا تھا کہ قدم اٹھاؤ۔ حضرت امام حسینؑ نے اپنے چچازاد معتمد حضرت مسلم بن عقیل کو ان خطوط کے جواب میں کوفہ پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ وہ روانہ ہوئے مگر پہلے مدینہ گئے۔ وہاں سے دو گائیڈ ساتھ ہوئے مگر رستہ میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اس پر انہوں نے اپنی ہچکچاہٹ کا خط لکھا مگر امام کی طرف سے تاکید آنے پر سفر جاری رکھا اور کوفہ میں معروف بااثر لیڈر مختار بن ابوعبیدہ ثقفی کے ہاں اترے۔ بڑا عظیم الشان پرتپاک استقبال ہوا اور پہلے ہی دن ہزارہا نے بیعت کر لی جس پر انہوں نے امام حسینؑ کی خدمت میں پورے اطمینان کا خط لکھتے ہوئے فوراً کوفہ پہنچنے کی درخواست کی کہ بہترین سازگار فضا ہے لاکھوں کے بیعت کرنے کی توقع ہے۔ یہ خط عابس بن ابی شیبہ لے کر گئے جس میں لکھا تھا ایک لاکھ تلوار آپ کی نصرت کیلئے تیار ہے۔

4: مسلم بن عقیل کے پرجوش استقبال نے حالات کو یکسر بدل دیا۔ دوسری طرف سرکاری ایجنسیوں اور متعدد اہم شخصیات نے یزید کو اطلاعات اور رپورٹس بھیجیں کہ حالات قابو سے باہر ہو رہے ہیں اور فوری نہ سنبھالا گیا تو صوبہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ یزید نے اپنے والد کے معتمد مشیر سرجون کو طلب کر کے مشورہ چاہا۔ اس نے کہا کہ کوفہ کو سنبھالنے کیلئے موزوں ترین آدمی عبیداللہ بن زیاد ہے جس کے والد زیاد بن ابی سفیان عامل کوفہ و بصرہ رہے ہیں اور خود ابن زیاد آج کل بصرہ کا عامل ہے۔ یزید ذاتی طور پر زیاد اور پھر ان کے بیٹے عبیداللہ کو پسند نہیں کرتا تھا مگر حالات کا تقاضا تھا کہ ایسا کرنا پڑا اور یزید نے ابن زیاد کے نام فرمان جاری کیا کہ بصرہ میں کسی کو نائب مقرر کر کے خود کوفہ پہنچو اور بگڑتی صورت حال کو سنبھالو۔ اس تمام بدلتی صورت حال کے ساتھ مکہ میں تمام عمائدین حضرت امام حسین کو کوفہ جانے سے روک رہے تھے جن میں حضرت عبداللہؓ بن عباس اور عبداللہؓ بن زبیر بھی شامل ہیں۔

ابن زیاد کی بصرہ سے کوفہ آمد

عبیداللہ بن زیاد نے اپنے بھائی عثمان کو بصرہ میں نیابت سونپ دی اور اگلے روز روانگی کا پروگرام بنا لیا کہ رات کو اطلاع ملی کہ ایک قاصد امام حسینؓ کے خطوط بااثر شخصیات کے نام لایا ہے کہ کوفہ پہنچ کر امام حسین کی بیعت اور حمایت کرو۔ ابن زیاد کے خسر منذر بن جارود کی مخبری پر قاصد پکڑا گیا اور صبح ابن زیاد نے سب کو جمع کر کے پرزور تقریر کی کہ یہ قاصد پکڑا گیا ہے اور اس نے سب نام بتا دیئے ہیں جن کے نام خطوط آئے ہیں فی الحال میں ان سب کو معاف کرتا ہوں اور تنبیہ کرتا ہوں کہ یزید کی اطاعت سے مت نکلیں ورنہ وہ حال ہوگا جو ابھی اس قاصد کا تمہارے سامنے ہوگا۔ پھر اس قاصد کو بے دردی سے قتل کروا دیا۔ اور خود حسب پروگرام کوفہ کیلئے روانہ ہوگیا۔

کوفہ میں فضا پوری طرح امام حسینؓ کیلئے چشم براہ تھی اور ہر فرد فوراً بیعت کرنے کیلئے پُرجوش۔ دوسری طرف عاملِ کوفہ نعمان بن بشیر بہت محتاط ہو کر گویا گورنر ہاؤس میں محصور تھے۔ ابن زیاد نے اپنا لشکر کوفہ سے باہر روک دیا اور خود حجازی لباس پہن کر داخل کوفہ ہوا۔ لوگ اسے امام حسین خیال کر کے پرجوش استقبال کرنے لگے۔ وہ سیدھا گورنر ہاؤس پہنچا جہاں بیرونی گیٹ بند کر کے عامل یعنی گورنر نعمان بن بشیر اپنے مصاحبین کے ساتھ چھت پر موجود سارے حالات کا جائزہ لے رہے تھے۔ اوپر سے ہی دستک سن کر مخاطب ہوا کہ:

اے ابن رسول اللہ! آپ بہت مقبول، بزرگ اور خدا رسیدہ انسان ہیں۔ خدارا ایک قائم ہوجانے والی حکومت کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں اور واپس چلے جائیں۔

ابن زیاد معاملہ سمجھ گیا اور حجازی عمامہ اتار کر بولا کہ گیٹ کھولو مَیں ہوں ابن زیاد! فوراً گیٹ کھلا اور ابن زیاد نے چارج سنبھال لیا۔ اور پوچھا کہ مسلم بن عقیل کہاں ہیں؟ اور جلد ہی بڑی حکمت سے معلوم کر لیا کہ وہ ابن زیاد کی آمد پر مختار ثقفی کے گھر سے ہانی بن عروہ کے بڑے گھر میں فروکش ہوگئے ہیں۔ ابن زیاد نے دراصل اپنے ایک معتمد معقل تمیمی کو سمجھا کر تین ہزار دراہم کی تھیلی دی کہ جاؤ اور ہانی بن عروہ کو جو اپنے محل سے باہر براجمان ہوگا کسی طرح لجاجت سے کہو کہ مَیں بصرہ سے آیا ہوں اور وہاں سے فلاں فلاں لیڈر بھی پہنچنے والے ہیں۔ مَیں یہ ہدیۂ عقیدت ہتھیاروں کی خرید کیلئے لایا ہوں اور مَیں فقط آنے والوں کی اطلاع حضرت مسلم تک پہنچانا چاہتا ہوں کیونکہ انہی کے پاس پہنچنے کی ہمیں امام حسینؓ کی طرف سے تاکید ہوئی ہے۔ ہانی اس چال میں آگئے اور حضرت مسلم سے ملا دیا۔ ازاں بعد ابن زیاد کے حکم پر ہانی لائے گئے جو حضرت مسلم کے متعلق بے خبری ظاہر کرنے لگے۔ تب معقل کو سامنے کر دیا گیا اور ہانی شرمسار ہوئے اور گرفتار کر کے ایک کمرے میں بند کر دیئے گئے۔ باہر شور مچ گیا کہ ہانی پکڑے اور قتل کر دیئے گئے ہیں۔

یہ سن کر حضرت مسلم نے اپیل کی اور چار ہزار کا لشکر جمع ہو کر گورنر ہاؤس کی طرف بڑھا اور ابن زیاد کے خلاف لڑنے مرنے پر تیار ہوا۔ عبدالرحمٰن کندی، مسلم بن عوسجہ اور ابوتمام صائدی بڑے بڑے جتھوں کے ساتھ شامل ہوئے۔

ابن زیاد نے کثیر بن شہاب اور محمد بن اشعث کو اس لشکر میں پھوٹ ڈالنے اور اسے منتشر کرنے کا مشن سونپا اور وہ کامیاب رہے۔ چنانچہ لشکر تتر بتر ہوگیا اور جو چند باقی رہے وہ بھی مغرب کے وقت ادھر ادھر ہوگئے۔ مسلم تنہا ایک گلی میں چلے اور کندہ قبیلہ کی بوڑھی خاتون طوعہ نے دیکھا تو پانی پلا دیا اور گھر میں پناہ دی۔ اس بڑھیا کا بیٹا بلال آیا تو دیکھ کر پریشان ہوگیا کیونکہ باہر تو منادی ہو رہی تھی کہ سب لوگ عشاء میں جمع ہوں اور حصین بن نمیر پولیس افسر گھر گھر تلاشی لے رہا ہے تاکہ مسلم کو پکڑے۔ بلال نے اپنے دوست عبدالرحمٰن ابن محمد بن اشعث کو بتایا اور یوں رپورٹ ہونے پر 50 کی نفری گرفتار کرنے آئی۔ حضرت مسلم نے تلوار سونت لی۔ محمد بن اشعث نے کہا کہ جان نہ گنوا بیٹھیں خود کو میری امان میں دے دیں۔ سپاہیوں نے گھیرے میں لے کر تلوار ان سے لے لی اور ابن زیاد کے سامنے پیش کر دیا۔ جہاں ہانی کے ساتھ ہی قید کر دیئے گئے۔ ابن زیاد کے ساتھ کافی گفتگو کے بعد واضح ہوگیا کہ قتل کر دیئے جائیں گے اس لئے وصیت کی جس کا اہم حصہ امام حسینؓ کیلئے مکہ ہی رک جانے اور کوفہ نہ آنے کا پیغام تھا کہ اہل کوفہ نے بے وفائی اور عہد شکنی کر کے منہ مکمل طور پر موڑ لیا ہے۔

مسلم اور ہانی شہید کر دیئے گئے۔ اور جس دن شہید کئے گئے وہی دن تھا یعنی 3 ذی الحجہ کہ مکہ سے امام حسین کوفہ کیلئے روانہ ہوئے۔

حضرت امام حسینؓ کا مکہ سے کربلا کا سفر

نامور شیعہ عالم و مؤرخ جناب ملا باقر مجلسی کی بہت مشہور کتاب ہے **جلاء العیون**۔ اس میں بڑی تفصیل کے ساتھ حضرت امام حسین کے بلند عزم و ارادہ پہاڑوں سے مضبوط شخصیت اور ایک ایک دن کی روداد درج ہے۔ آج ممکن ہے متعدد مقامات کے نام بھی تبدیل ہوگئے ہوں مگر واقعات کا استناد قائم رکھنے کیلئے 3 ذوالحجہ سے دس محرم الحرام تک کی گویا ایک ڈائری مدنظر رکھتے ہوئے مکّہ سے کربلا تک قریباً 900 کلومیٹر کا ایک مہینہ میں سفر اور 14 مقامات کا ذکر جہاں امام عالی مقام رکے، ٹھہرے یا قیلولہ کیا اور پھر اگلے مقام کی طرف بڑھتے گئے۔ یہ ذکر محض نمونہ کے طور پر ایک آدھ بات کرنے تک محدود ہے:

1: تنعیم : اس جگہ یمن کے عامل کے بھیجے ہوئے تحائف وغیرہ لے جانے والا قافلہ ملا۔ امام حسین کی رائے تھی کہ تحائف پر امام زمان کا حق ہے اور وہ یزید نہیں ہوسکتا۔ قافلہ پر تصرف ہوا اور اس قافلہ کے اونٹ وغیرہ اب قافلۂ حسینی کا حصہ بنے۔

اس جگہ مدینہ سے حضرت امام حسینؓ کے چچازاد عبداللہ بن جعفر کا خط لے کر ان کے بیٹے عونؔ اور محمدؔ بھی پہنچے۔ خط میں تھا کہ سفر کی جلدی نہ کریں۔ مَیں بھی آ رہا ہوں۔ عبداللہ بن جعفر کے کہنے پر حاکم مدینہ عمرو بن سعید نے خط لکھ دیا کہ امام حسین مدینہ تشریف لے آئیں۔ حاکم کے بھائی یحیٰ اور عبداللہ بن جعفر بھی خط لے کر آن پہنچے اور بہت روکا کہ کوفہ جانے کی بجائے مدینہ چلیں مگر حضرت امام حسین نے اپنا ارادہ ترک نہیں فرمایا۔

عبداللہ بن جعفر روکنے سے ناکام ہو کر بادیدۂ اشکبار و بادلِ افگار واپس مدینہ جاتے ہوئے بیٹوں کو حضرت امام حسینؓ کا پورا ساتھ دینے کی تاکید کر گئے۔

2: ثعلبیہ : کوفہ کے بشیر بن غالب یہاں ملے۔ کوفہ کا احوال بتایا کہ لوگوں کے دل امام کے ساتھ ہیں مگر تلواریں بنی امیہ کی طرف ہیں۔ اس سے پہلے معروف شاعر فرزدق بھی یہی بات کہہ چکے تھے اور مشورہ بھی دیا تھا کہ آگے نہ جائیں!

3: چشمۂ غدیب : قیلولہ فرمایا اور اٹھ کر بیٹے علی اکبر کے سوال پر بتایا کہ ابھی خواب میں آنے والا وقت دیکھا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کچھ مقدر ہے۔ اشارہ اس طرف تھا کہ سب کیلئے ایک عظیم شہادت مقدر ہے۔

4: ھیمیہ : ابوہریرہ نام کے ایک شخص نے عندالملاقات مدینہ سے چلے آنے کا سبب پوچھا تو آپؓ نے فرمایا مال و عزت کے بعد اب بنوامیہ مجھے قتل کرنے کے درپے ہوئے تو میں نے مدینہ چھوڑ دیا۔ اس دوران حاکم مدینہ ولید کو امام حسینؓ کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے ابن زیاد کو لکھا کہ ان سے متصادم نہ ہونا۔ مگر اس پر اس بات کا کوئی اثر نہ ہونا تھا نہ ہوا۔

5: بطن رمہ : سے عبداللہ بن یقطر کو اہل کوفہ کے نام خط دے کر بھیجا کہ میں آ رہا ہوں۔ نواح مکہ سے 8 ذی الحجہ کو نکل کر اب قریب ہوں۔ قاصد پکڑا گیا تو اس نے خط تلف کر دیا۔ تاہم ابن زیاد کے پولیس افسر حصین بن نمیر نے اس کو ابن زیاد کے پیش کیا تو اس نے اس کا سر قلم کرا دیا۔ یہی حال ایک اور قاصد قیس بن مسہر کا ہوا۔

6: قادسیہ : ابن زیاد نے حصین بن نمیر کی کمان میں لشکر بھیج دیا جو قادسیہ سے قطقطانیہ تک پھیلا ہوا تھا۔

7: حاجز : ایک چشمۂ آب پر پہنچے۔ وہاں عبداللہ بن مطیع ملا اور حیران ہوا کہ آپ کہاں؟ تفصیل سن کر کہنے لگا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ خود کو معرضِ تلف میں نہ لائیے۔ بہت خطرناک حالات ہیں کوفہ ہرگز ہرگز نہ جائیں مگر امام کے قدم نہیں رکے۔ اسی مقام پر ابن زیاد کی طرف سے بصرہ و شام کے راستے بند کرانے کا علم ہوا۔

ایک قافلہ زہیر بن قین بجلی کی قیادت میں متوازی سفر کر رہا تھا۔ حضرت امام حسین نے اس کو

بلایا تو لبیک کہہ کے ہمراہ ہوا اور بیوی کو وداع کر دیا۔

8: خزیمہ : یہاں رات گزاری اور علم ہوا کہ ظالموں نے مسلم اور ہانی شہید کر دیئے ہیں۔ یہ بات کوفہ کی طرف سے آنے والے عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن شمعل نے بتائی اور تاکید کی کہ آگے نہ جائیں بہت خطرناک صورت حال ہے۔

اسی جگہ قاصد عبداللہ بن یقطر کے شہید ہونے کی اطلاع ملی اور آبدیدہ ہو گئے۔ اور بادیدۂ تر ہاتھ اٹھا کر دردناک دعا کی کہ ''ہمارے شیعوں نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔''

9: بطنِ عقبہ : بنی عکرمہ کا ایک بزرگ ملا اور کہنے لگا: ''یا ابن رسول اللہ! مَیں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ واپس جایئے اور بخدا آپ نہیں جاتے مگر نوکِ سنان و شمشیرِ جان ستان کی طرف جاتے ہیں۔''

10: اشراف : رات گزاری اور صبح حکم دیا کہ پانی بھر کے ہمراہ لے لو۔ پھر چل پڑے۔ دوپہر کے وقت سامنے دور لشکر پر نظر پڑی اور خطرہ بھانپ کر رخ ایک پہاڑ کی طرف کر لیا کہ تصادم کی صورت میں پہاڑ پشت پر ہو۔

حر بن یزید ریاحی ایک ہزار سواروں کے ساتھ عین شدتِ گرما میں قافلۂ حسینی کے قریب صف آراء ہوا۔ امام نے ان میں آثار تشنگی دیکھ کر حکم دیا کہ سب کو اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جائے۔

حر بن یزید دراصل حصہ تھا بڑے لشکر کا جو ابن زیاد نے حصین بن نمیر کی قیادت میں آنے والے حالات پر قابو پانے کیلئے بھیجا تھا۔

یہاں حر نے بھی اپنے دستے سمیت نماز ظہر پھر نماز عصر امام حسینؓ کی اقتداء میں ادا کیں اور امام نے بتایا کہ مَیں اہل کوفہ کے بااصرار بلاوے پر آیا ہوں اور عصر کے بعد خطاب میں فرمایا:

''اَیُّھَا النَّاس ! اگر تمہاری رائے پھر گئی ہے تو میں بھی واپس جاتا ہوں۔'' مگر حُر نے کہا کہ مجھے حکم ہے کہ آپ کو واپس نہ جانے دوں۔ آپ کی تعظیم کرتا ہوں مگر یا کوفہ چلیں یا کسی اور راستے سے مدینہ چلے جائیں۔

11: قصر بنی مقاتل : متوازی چلتے ہوئے قصر مقاتل پہنچے۔

12: قطقطانیہ : قطقطانیہ میں ایک خیمہ نظر پڑا۔ اس خیمہ سے نکل کر عبداللہ بن حُر آیا تو امام نے اپنی حمایت کا کہا۔ عبداللہ نے گھوڑا پیش کر دیا جو امام نے قبول نہیں کیا کیونکہ جو خود حمایت میں نہیں آتا اس کی طرف سے کوئی ہدیہ بھی کیوں قبول کیا جائے۔

قطقطانیہ میں کئی کشفی نظارے بھی دیکھے کہ شہید کر دیئے جائیں گے اور شہادت کے بعد امت اور بنو ہاشم پر ہمیشہ کیلئے کٹھن وقت شروع ہو جائے گا۔

13: کربلا (2 محرّم الحرام 61ھ) : صبح تیار ہو کر دوسری طرف جانا چاہا مگر حُر مانع ہوا یہاں تک کہ چلتے چلتے کربلا پہنچے اور اسی وقت دور سے ایک سوار نمایاں ہوا۔ وہ بڑی تیزی سے آیا مگر امام حسینؓ کو چھوڑ دیا اور حُر کو جا سلام کیا۔ وہ دراصل ابن زیاد کا قاصد تھا۔ حُر نے خط کھول کر پڑھا تو لکھا تھا کہ جہاں خط ملے وہیں امام حسین کو روک دو اور ان کو ایسے بیابان میں اتارو جہاں پانی اور آبادی نہ ہو۔ حُر نے یہ خط باآواز بلند سنا دیا۔

حضرت امام حسین کے رفقاء میں سے یزید بن مہاجر نے قاصد کو پہچان کر پوچھا کہ کیا پیغام ہے؟

زہیر نے جنگ کا مشورہ دیا مگر امام نے فرمایا کہ پہل نہیں کر سکتا۔

یہ دو محرم الحرام 61ھ روز چہار شنبہ تھا خط سنانے کے بعد حُر نے ابن زیاد کو رپورٹ بھیجی جس پر ابن زیاد نے امام حسینؓ کے نام خط بھیجا: ''یزید بن معاویہ نے مجھے خط لکھا ہے کہ آپ کو مہلت نہ دوں۔ یا آپ سے بیعت لوں یا انکار کی صورت میں یزید کے پاس بھیج دوں۔''

قاصد نے خط کا جواب چاہا تو فرمایا کہ اس کا جواب میرے پاس نہیں۔ بس اتنا یاد رکھو کہ اس پر عذاب اترا ہے۔ اس کے بعد حضرت امام حسینؓ نے اپنے اصحاب کو خطاب کیا اور خدا کی خاطر شہادت کی عظمت بتائی اور صورت حال واضح کر دی۔ اس پر زہیر پھر ہلال بن نافع بجلی پھر بریر بن خضیر نے لبیک کہا اور پوری جاں نثاری کا یقین دلایا۔ امام نے تمام اصحاب اور بچوں پر نظر ڈال کر دعا دی۔

3 محرّم الحرام 61ھ :

ابن زیاد واپسی جواب پر آگ بگولا ہو گیا اور عمر بن سعد کو پیغام جنگ بھیج دیا جو چار ہزار نفری کے ساتھ پہلے ہی کربلا کے نزدیک پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ کربلا میں آ گیا۔ ابن سعد نے حضرت امام حسینؓ سے رابطہ کرنا چاہا اور عروہ بن قیس احمسی کو کہا مگر وہ خود خطوط لکھ کر کوفہ بلانے والوں میں سے تھا اس لئے معذرت کی۔ اسی طرح کئی اور نے انکار کیا آخر نہایت شجاع، بیباک اور بے حیا شخص کثیر بن عبداللہ نے خود کو اس کام کیلئے پیش کیا اور کہا کہ حکم ہو تو سر کاٹ کے لے آؤں۔ ابن سعد نے کہا نہیں صرف یہ پوچھ کے آؤ کہ یہاں آپ کیوں آئے ہیں؟

کثیر خیموں کے نزدیک گیا۔ حضرت امام حسینؓ کو ملنا چاہا تو رفقاء نے کہا کہ پہلے ہتھیار کھول کے آؤ۔ مگر وہ اس پر راضی نہ ہوا۔ تب قرہ بن قیس کو بھیجا گیا تو حضرت امام نے فرمایا: تم لوگوں نے بے شمار خطوط لکھ کر بلایا۔ اگر میرا آنا اب منظور نہیں ہے تو مجھے واپس جانے دو۔

ابن سعد نے یہ رپورٹ ابن زیاد کو بھیج دی کہ امام حسینؓ واپس جانے کو تیار ہیں۔ ابن زیاد رپورٹ پڑھ کر مطمئن ہوا۔ تب شمر ذی الجوشن نے ابن زیاد کو اکسایا کہ واپس مت جانے دو۔ یہی تو موقع ہے اسے قابو کر لینے کا۔ یاد رہے یہ شمر ذی الجوشن حضرت علیؓ کا برادر نسبتی تھا۔

4 محرم الحرام 61ھ

ابن زیاد نے عمر بن سعد کو خط لکھوا کر بھیجا کہ امام حسینؓ اور ان کے تمام اصحاب بیعت کریں۔ اس کے بعد دیکھا جائے گا کہ کیا مناسب ہے۔

ابن زیاد نے خط بھیج کر مسجد میں خطاب عام میں انعام و اکرام کی باتیں کیں اور پبلک کو قتلِ حسین پر اکسایا جس پر لوگ تیار ہوتے گئے۔ اور مختلف وفود لشکر کی صورت تیار ہوتے رہے جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

شمر ذی الجوشن 4000، یزید بن رکاب 2000، حصین بن نمیر 4000، شیث بن ربعی 4000، محمد بن اشعث بن قیس 1000۔

5 محرم الحرام 61ھ :

عمر بن سعد کو ابن زیاد کی طرف سے یہ فرمان ملا کہ صبح و شام صورت حال سے آگاہ کرو اور تیار ہونے والے لشکروں کو بھیجنے کا کام جاری رہا۔

6 محرم الحرام 61ھ :

مختلف لشکر کربلا پہنچ گئے۔ حبیب بن مظاہر نے قریب ہی آباد قبیلہ بنی اسد کو مائل بہ نصرت کرنے کیلئے حضرت امام حسینؓ سے اجازت چاہی۔ رات کو گئے اور 90 افراد پوری حمایت کیلئے تیار ہوئے۔ جس کی جاسوس نے اطلاع کر دی تو عمر بن سعد نے ارزق شامی کی کمان میں 400 نفری بھیجی اور مقابلہ میں غالب رہے تاہم حبیب بن مظاہر ٹھیک سلامت واپس پہنچ گئے اور سب حال واپس آ کر حضرت امام حسینؓ کو سنایا۔

عمرو بن حجاج کی کمان میں 500 آدمی ڈیوٹی پر دریائے فرات پر تعینات کر دیئے گئے تاکہ پانی سے روکیں۔ اس پر لکھا ہے کہ:

''جب تشنگی نے اصحاب وفادارِ امام ابرار پر غلبہ کیا حضرت پاس آ کے شکایتِ پیاس بیان کی۔ حضرت نے ایک بیلچہ دستِ مبارک میں لیا اور عقب خیمہ حرم محترم تشریف لائے اور پشتِ خیمہ سے نو قدم سمت قبلہ چلے اور وہاں ایک بیلچہ زمین پر مارا کہ باعجاز آنحضرتؐ چشمہ آبِ شیریں ظاہر ہوا اور امام حسین نے مع اصحاب وہ پانی نوش کیا اور مشکیں وغیرہ بھر لیں۔''

7 محرم الحرام 61ھ :

خیمہ کے پیچھے چشمۂ آب کی خبر معاندین تک پہنچی تو سختی بڑھا دی گئی۔ پانی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے 30 سوار اور 20 پیادے حضرت عباس کے ہمراہ بھیجے۔ عمرو بن حجاج نے روکا اور پوچھا کون ہو؟ ہلال بن نافع نے کہا کہ تمہارا ابنِ عم ہوں اور پانی پینے آیا ہوں۔ اس نے کہا تم جلدی پی لو۔ دیگر کو نہیں پینے دوں گا۔'' ہلال نے اپنے اصحاب کو آواز دی کہ جلدی پانی بھر لو۔ حجاج نے اپنے لشکر سے کہا ہے کہ پانی نہ بھرنے دو۔ قریب تھا کہ آتش حرب و ضرب مشتعل ہو مگر اصحابِ امام حسینؓ نے جلد مشکیں پانی سے بھر لیں اور روانہ ہوئے اور کوئی آسیب و گزند نہ پہنچا''۔

رات حضرت امام حسینؓ نے عمر بن سعد کو طلب کیا کہ چند باتیں کروں گا۔ امام حسینؓ بیس آدمی اپنے لشکر سے لے کر علیحدہ ہوئے اور وہ شقی بھی مع بیس آدمیوں کے اپنے لشکر سے جدا ہوا۔ حضرت نے اپنے اصحاب سے کہا ٹھہرے رہو اور عباس و علی اکبر کو اپنے ہمراہ لیا۔ اس رُوسیاہ نے بھی اپنے اصحاب سے کہا رک جاؤ۔ حفص اپنے ایک غلام اور پسر کو ہمراہ لے کے آیا۔ امام حسین نے حجت تمام کرنے کو اس شقی سے کہا: اے کم بخت تو مجھ سے مقابلہ کرتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ میں کون اور کس کا پسر ہوں۔ آیا خدا سے نہیں ڈرتا اور اعتقاد قیامت پر نہیں رکھتا وغیرہ''۔

8 محرم الحرام 61ھ :

ابن زیاد کو کوفہ میں رپورٹیں ملیں کہ ابن سعد اور امام حسین کی علیحدگی میں بھی ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ اس پر ابنِ زیاد نے جویرہ بن بدر کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ حسین ابن علی سے مذاکرات کرنے اور رعایتیں دینے کیلئے تمہیں نہیں بھیجا گیا اپنا فرض ادا کرنے کی طرف دھیان کرو ورنہ فوج کی کمان چھوڑ دو۔ بعد میں سوچا کہ اگر عمر بن سعد کمان چھوڑ دے تو فوج کا کیا بنے گا اور ابن سعد چارج کسے سونپے گا؟ اس پر طے پایا کہ صبح شمر ذی الجوشن بھی روانہ ہو جائے۔

9 محرم الحرام 61ھ :

رات کا چلا قاصد صبح پہنچا اور ابن سعد کو پیغام پہنچا دیا۔ ابن سعد سوچ بچار میں ہی تھا کہ کوفہ سے صبح چل کر شمر ذی الجوشن عصر کے قریب اس کے پاس پہنچا اور پیغام لایا کہ فوراً جنگ شروع کرو ورنہ فوج شمر کے سپرد کر دو۔

ابن سعد نے تیاری شروع کر دی۔ حضرت امام حسینؓ نے کہا کہ رات گزرنے دو، کل صبح فیصلہ ہو جائے گا اب تو رات ہونے والی ہے۔

شمر لشکر گاہ امام کے قریب آیا اور پکارا کہ میرے فرزندانِ خواہر کہاں ہیں؟ وہ آئے تو کہنے لگے تمہارے لئے امان لایا ہوں آجاؤ تم الگ ہو جاؤ۔ انہوں نے حقارت سے شمر اور اس کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور پرجوش جواب دیا کہ ہم ہر قدم پر وفا کریں گے اور

جاں فدا کردیں گے۔

رات کو حضرت امام حسینؓ نے خیمے متصل کر کے ان کے پیچھے خندق کھود کر اس میں لکڑیاں جلانے کیلئے بھر دینے کا حکم دیا۔

''علی اکبر کو مع تیس سوار اور بیس پیادے دے کے بھیجا کہ وہ چند مشک آب با نہایت خوف و اضطراب بھر لائے۔ حضرت نے اپنے اہلِ بیت و اصحاب سے فرمایا کہ پانی پیو کہ یہ آخری توشہ تمہارا ہے اور وضو و غسل کرو اور اپنے کپڑوں میں خوشبو لگاؤ کہ وہ تمہارے کفن ہوں گے۔''

رات بھر تیاری و ترتیب دینے اور دعائیں کرنے میں گزری۔ نیند سے مغلوب ہوئے تو خواب میں دیکھا کہ کتے ہم پر حملہ آور ہیں۔

مجموعی طور پر 45 سوار اور 100 پیادے کل قوت تھی اور دوسری طرف 22 ہزار کا لشکر۔

فریقین کے لشکر میدان کربلا میں

حضرت امام حسینؓ نے دونوں کناروں سے مڑی ایک لمبی خندق پیچھے رکھ کر خیمے ترتیب دیئے جن کے آگے درمیان میں علَم حضرت عباس کو سونپا۔ میمنہ پر زہیر بن قین اور میسرہ پر حبیب بن مظاہر اور علم یعنی جھنڈے کے پیچھے مرکزی خیمہ نصب فرمایا۔

دوسری طرف مخالفانہ ترتیب میں علَم ایک غلام درید کو دیا گیا۔ عمرو بن حجاج میمنہ اور شمر ذی الجوشن میسرہ پر تعینات کئے گئے۔ عمرو بن قیس سواروں کا کمانڈر اور شیث بن ربعی پیادوں کا سالار مقرر رہا۔

10 محرم الحرام 61ھ :

صبح سویرے بریر بن خضیر اجازت لے کر ابن سعد سے بات کرنے گئے۔ ابن سعد نے بات سنی جس میں ان کو غیرت دلائی گئی تھی کہ وہ خدا سے ڈریں اور خاندانِ نبوت کی پاسداری کریں۔ جواب ملا کہ ہم فقط ابن زیاد کے پاس لے جانا چاہتے ہیں آگے وہ جو چاہے۔

بریر نے کہا کہ اس پر بھی راضی نہیں ہوتے کہ امام حسینؓ اپنے وطن واپس چلے جائیں۔ صد افسوس اہل کوفہ تم پر کہ عہد و پیمان سے پھر گئے اور مؤکد بعذاب قسموں کو بھول گئے۔

بریر کی ناکام واپسی پر حضرت امام حسینؓ نے عمامۂ رسولؐ سر پہ رکھا اور اونٹ پر سوار ہو کے لشکر ابن سعد کے سامنے گئے اور فصیح و بلیغ خطاب فرمایا۔ یہ غالباً سفرِ کربلا کے آغاز سے لے کر اب تک کا طویل ترین اور آخری خطاب تھا۔ جس کا خلاصہ پوری صورت حال کی عکاسی کر رہا تھا کہ حضرت امام حسینؓ نے اپنے اور اپنے آباء کے تعارف سے آغاز کے بعد مدینہ سے مکہ آمد اور وہاں اہل کوفہ کی انتہائی پر زور و پر جوش جذباتی تحریروں پر مشتمل خطوط ملے جو حضرت امام نے سب کو دکھا بھی دیئے۔ حضرت مسلم بن عقیل کا بھیجنا، کوفہ میں ان کا ورود اور ولولہ انگیز استقبال پھر ان کی مثبت رپورٹ پر ایک ماہ کا دشوار سفر کر کے کربلا تک پہنچنا۔ نیکی اور بدی، معروف و منکر اور اچھے برے کا فرق واضح کر کے بھرپور انداز میں اتمام حجت کر دی۔ نام لے کر ان کے بڑوں کو پکارا کہ اے شیث بن ربعی! اے حجاز بن الجر! اے قیس بن اشعث! اے یزید بن حارث! ''کیا تم نے مجھے خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان و یاور مہیا ہو گئے۔ بہت جلد آپ تشریف لایئے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاوری کریں۔ قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں ہیں۔ لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسرانِ عم زاد کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے ارادۂ بدی نہیں رکھتے ہیں۔''

آخر پہ حضرت امام حسینؓ نے تمام سپاہ کے مجموعی کمانڈر عمر بن سعد کو آواز دی۔ وہ سامنے آئے تو پرجوش خطاب کیا :

''اے عمر! تو مجھے بامیدِ حکومت رے و جرجان قتل کرتا ہے کہ پسرِ زیاد تجھے دے گا۔ قسم بخدا ہرگز تجھے میسر نہ ہو گا۔ اور بعد میرے زندگی تجھ پر گوارا نہ ہو گی اس لئے کہ یہ جو مَیں نے تجھ سے بیان کیا اس کی خبر بزرگوں نے مجھ کو دی۔ جو تیرا دل چاہے وہ کر مگر بعد میرے دنیا و عقبیٰ میں خوشی تجھے نہ ہو گی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد تیرا سرِ نجس نیزہ پر کوفہ میں نصب کیا ہے اور لڑکے اس پر پتھر مار کے نشانہ بنا رہے ہیں۔''

''یہ سن کر عمر خشمناک ہو کے اپنے اصحابِ شقاوت مآب کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا انتظار ہے اور کیوں ان کو مہلت دے رکھی ہے۔''

حضرت امام حسین اپنے خیموں کی طرف واپس ہوئے اور اب آغازِ جنگ کے نازک ترین لمحات آئے تو حُر، عمر بن سعد سے مل کر اپنے ساتھی قرہ بن قیس کے پاس گئے اور پوچھا کہ گھوڑے کو پانی پلا لیا ہے؟ قریب ہی مہاجر بن اوس نے دیکھا کہ حر کانپ رہا ہے پھر ڈھال آگے کئے۔ حر امام حسین کی طرف بڑھے اور ڈھال آگے پھینک کر دست بستہ معافی کے خواستگار ہوئے کہ یہ مَیں تھا جس نے آپ کو واپس نہ جانے دیا اور گھیر کر یہاں لایا۔ اللہ مجھے معاف کرے آپ بھی معاف کر دیں۔ میرے لئے دعا کریں اور مجھے قبول فرمائیں کہ آپ کی طرف سے لڑ کے اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں۔

ادھر عمر بن سعد نے ایک علامتی تیر چلا کر آغاز جنگ کا اعلان کر دیا۔ حر کو اجازت مل چکی تھی۔ ایک شدید معرکہ ہوا اور چالیس مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار کر حر، ایوب بن مسروح کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ نعشِ حر کو مومنین اٹھا لائے اور حضرت امام حسینؓ نے دعا کی۔ پھر مبارزت شروع ہوئی۔ ایک ایک فدائی جاتے اور جانے سے پہلے حضرت امام حسینؓ کے سامنے آ کر سلام کرتے اور اجازت و دعا کے ساتھ میدان میں اتر کر سرخرو ہوتے۔ حضرت امام حسینؓ ہر اجازت کے ساتھ آیتِ قرآنی پڑھتے : مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ......الاحزاب:24)

شہیدانِ باوفا

''جلاء العیون'' سے مأخوذ معلومات کے مطابق ترتیبِ شہادت حُر کے بعد کچھ اس طرح ہے :

1۔ بریر بن خُضیر 30 کو موت کی وادی میں اتار کر بجیر بن اوس کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ **2**۔ وھب بن عبداللہ کلبی ان کے ہاتھوں 19 سوار اور 24 پیادے ہلاک ہوئے۔ آخر شدید زخمی ہو کر گرفتار ہوئے اور شہید کر دیئے گئے۔ **3**۔ وہب کی زوجہ زخمی میاں پر آ گری تو شمر کے حکم سے اس کو گرز مار کے شہید کیا گیا۔ **4**۔ وہب کی والدہ بے اختیار میدان میں آ گئی حملہ آور کو روکتے ہوئے شہید ہوئیں۔ تاہم جولٹھ پکڑے آگے بڑھی تھیں اس سے 3 ہلاک کئے۔ **5**۔ عمر بن خالد ازدیاور پھر ان کا بیٹا۔ **6**۔ خالد آگے بڑھ کر شہید ہوئے۔ **7**۔ سعید بن حنظلہ تمیمی شدید معرکہ میں بہت سے منافقین کو مار کر شہید ہوئے۔ **8**۔ عمر بن عبداللہ مذحجی بہت سے مخالف ہلاک کئے آخر دو کے حملہ سے شہید ہوئے۔ **9**۔ مسلم بن عوسجہ بہت بے جگری سے لڑے۔ لمبے قتال کے بعد گھوڑے سے گر کر شہید ہوئے۔ خود امام حسینؓ اور حبیب بن مظاہر اٹھا لائے۔ **10**۔ زہیر بن قین بجلی 19 ہلاک کئے ایک روایت ہے کہ 120 مارے پھر شہید ہوئے۔ **11**۔ حبیب بن مظاہر اسدی 31 ہلاک کئے 62 کی بھی روایت ہے۔ اور شہید ہوئے۔ **12**۔ مالک بن انس کاہلی 18 کو واصل جہنم کر کے شہید ہوئے۔ **13**۔ زیاد بن مہاجر کندی 9 کو ہلاک کر کے وارث جنت ہوئے۔ **14**۔ ہلال بن حجاج 13 روسیاہ مارے اور زخمی گرفتار ہو کر شہید ہوئے۔ **15**۔ نافع بن ہلال ایک بڑے گروہ کو ختم کر کے سرخرو ہوئے۔

کھلی جنگ کا آغاز

اس مرحلہ پر کہ 15 وفا شعار سرخرو ہو چکے تھے اور سینکڑوں معاندین موت کے گھاٹ اتر گئے تو عمرو بن حجاج نے عمر بن سعد کو مشورہ دیا کہ مبارزت کی بجائے یکبارگی حملہ کیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا اور شمر اپنے جتھہ کے ساتھ میسرہ پر حملہ آور ہوا۔ مقابلے میں 32 سواروں کی قوت تھی۔ جبکہ شمر کے پیچھے حصین بن نمیر کی قیادت میں 500 تیر اندازوں کی مدد بھی تھی۔

بعض خیموں سے تیر چلائے گئے جن سے شمر کے گھوڑے زخمی ہو کر پیچھے کو بھاگے اور معاندین کو ہی کچلنے لگے۔ اس پر عمر بن سعد نے خیمے گرانے کا حکم دے دیا۔ اس طرح خیموں والے تیر انداز مومنین باہر آ کر نبرد آزما ہوئے۔

ابن سعد نے خیمے جلا دینے کا حکم جاری کیا۔ حضرت امام حسینؓ نے مزاحمت نہ کی کہ اس طرح آگ ایک طرف کو محفوظ کر دے گی۔

نماز ظہر کا وقت

شدّت کا معرکہ ظہر تک جاری تھا کہ ابو تمامہ ہائدیؓ حضرت امام حسینؓ کے پاس آئے کہ ہماری جانیں آپ پر فدا۔ وقت ہو چکا ہے وداع کی نماز آپ کے ساتھ ادا کر سکیں تو اچھا ہو گا۔ فرمایا ان سے بات کرو۔ مقابل پر حصین بن نمیر تھا سن کر کہنے لگا کہ تمہاری نمازیں مقبول نہیں ہیں۔ یہ سنتے ہی ایک جاں نثار نے تلوار چلا دی۔ گھوڑا زخمی ہوا تو حصین نیچے اترا اور اس کے ساتھی ہجوم کر کے اسے لے گئے۔

16۔ عبداللہ حنفی حضرت امام کے سامنے تھے تحفظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ آنے والا ہر وار اپنے پر لے رہے تھے۔ اسی دوران نماز خوف ادا کر دی گئی۔ 17۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ یزکی۔ 18۔ عمرو بن قرطۂ انصاری۔ 19۔ جون آزاد کردہ غلام۔ 20۔ عمرو بن خالد صیداوی۔ 21۔ حنظلہ بن اسعد شامی (لڑتے ہوئے سب کو کہتے کہ امام کو شہید نہ کرو تم پر عذاب الیم ہو گا۔ امام حسینؓ نے فرمایا یہ اشقیاء ہیں ان پر کوئی اثر نہیں)۔ 22۔ سوید بن عمر زخمی ہو کر لاشوں میں پڑے تھے کہ سنا امام حسین شہید ہو گئے تو موزے میں رکھی چھری نکال کر ایک شقی پر حملہ کرنا چاہا تو اس نے شہید کر دیا۔ 23۔ یحییٰ بن سلیم مازنی۔ 24۔ قرہ بن ابی قرّہ 25۔ عمرو بن مطاق۔ 26۔ حجاج بن مسروق۔ 27۔ جنادہ بن حارث۔ 28۔ عمرو بن جنادہ۔ 29۔ عبدالرحمٰن بن عروہ۔ 30۔ شوذب ایک وفا شعار غلام۔ 31۔ عابس بن شبیب شاکری (بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے مسلسل تہ تیغ کرتے جا رہے تھے۔ آخر ابنِ سعد نے بڑے حملہ سے شہید کرا دیا۔ 3 2۔ عبداللہ غفاری۔ 3 3۔ عبدالرحمٰن غفاری۔ 34۔ غلام ترکی۔ 35۔ زیاد بن شعشا۔ 36۔ ابو عمر نہشلی۔ 37۔ سیف بن ابی الحارث۔ 38۔ مالک بن عبداللہ

اہل بیت حسینؓ اور خویشان و اقارب

سب نے ایک دوسرے سے بات کی اور گویا الوداعی سلام دعا ہوا پھر ایک ایک کر کے آگے

بڑھے اور داد شجاعت دیتے ہوئے اللہ کو پیارے ہوتے گئے۔

39۔ عبداللہ بن مسلم بن عقیل۔ ایک روایت ہے کہ 98 ہلاک کر کے شہید ہوئے۔ 40۔ جعفر بن عقیل۔ 15 ہلاک کر کے شہید۔ 41۔ عبدالرحمٰن بن عقیل۔ 17 قتل کئے اور شہید ہوئے۔ 42۔ عبداللہ بن عقیل نے ایک بڑے گروہ کو واصلِ جہنم کیا۔ 43۔ محمد بن ابوسعید بن عقیل۔ 44۔ علی بن عقیل۔ 45۔ محمد بن عبداللہ بن جعفر طیار۔ 46۔ عون بن عبداللہ بن جعفر۔ 47۔ عبداللہ بن عبداللہ۔ 48۔ قاسم پسرِ حسینؓ۔ صغرسنی کے باوجود کمال مہارت سے 35 سنگ دل مار کے شہید ہوئے۔ 49۔ عبداللہ پسرِ امام حسنؓ۔ 50۔ ابوبکر ابن امام حسنؓ۔ 51۔ عبداللہ المعروف ابوبکر بن حضرت علیؓ۔ 52۔ عمر بن حضرت علیؓ۔ 53۔ عثمان بن حضرت علیؓ۔ 54۔ محمد بن حضرت علیؓ۔ 55۔ ابراھیم بن حضرت علیؓ۔ 56۔ عباس بن حضرت علیؓ آئے اور 80 شقی واصل جہنم کئے۔ 57۔ علی اکبر پسرِ امام حسینؓ آئے۔ آپ 18 سال عمر کے تھے جس طرف رخ کرتے کشتوں کے پشتے لگا دیتے۔ 120 ہلاک کئے اور آخر پیاس سے نڈھال ہوگئے۔ حضرت امام سے آ ملے تسلی پا کر دوبارہ میدان کارزار میں اترے اور 60 مزید ہلاک کردیئے اور شہید ہوگئے۔ 58۔ طفل خورد سال کو ہانی بن بعث نے شہید کردیا ان کی ماں مادرِ علی اکبر لیلیٰ دخترِ ابی قرہ ثقفی سکتہ میں آگئیں۔ 59۔ علی اصغر امام حسینؓ کے ہاتھ میں تھے کہ حرملہ بن کاہلی نے تیر مارا جو گلے میں لگا۔ 60۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔ معروف رفقاء کی لاشیں سنبھال سنبھال کر سارے دن کی مشقت سے چور آخر خواتین مبارکہ اور بیمار و علیل بیٹے زین العابدین کو مل کر حضرت امام حسینؓ میدان میں اترے۔ پہلے میمنہ کی طرف پھر میسرہ کی طرف حملہ آور ہوئے اور گروہِ کثیر کو واصل جہنم کیا۔ کچھ معاندین خیموں کی طرف بڑھنے لگے تو شمر ذی الجوشن نے ان کو خیمہ ہائے خواتین کی طرف جانے سے روک کر کہا کہ حسینؓ کا جلد کام تمام کرو! امام حسین حملہ کرتے کرتے فرات کی طرف گئے۔ لکھا ہے:

''حضرت پر پیاس کا بہت غلبہ ہوا۔ امام تشنہ لب جانبِ نہرِ فرات روانہ ہوئے جب قریبِ فرات پہنچے سواروں پیادوں نے راستہ روک لیا اور یہ اشقیاء چار ہزار سے زیادہ تھے۔ امام مظلوم نے باوجود شدت تشنگی بہت کفار کو جانب نار روانہ کیا اور صفوف لشکر کو شگافتہ کر کے گھوڑا پانی میں ڈال دیا۔ اور اپنے اسپِ باوفا سے فرمایا پہلے تو پانی پی لے اس کے بعد میں پیونگا۔ گھوڑا اپنی تھوتھنی پانی سے اٹھائے رہا اور منتظر تھا کہ پہلے امام تشنہ لب پانی پی لیں۔ جب امام حسین نے چلو میں پانی اٹھایا اور چاہا نوش کریں ایک ملعون نابکار نے آواز دی کہ آپ یہاں پانی پیتے ہیں اور ادھر لشکر مخالف خیمہ ہائے حرم میں پہنچ گیا۔ یہ سنتے ہی حضرتؓ نے وہ پانی ہاتھ سے پھینک دیا اور بجانب خیمہ روانہ ہوئے۔''

جلاء العیون کے مطابق اس میدان کارزار میں ''امام حسینؓ نے ایک ہزار نو سو پچاس کافرانِ شقاوت اساس کو ہلاک کیا۔'' امام حسین پکارے کہ ''قسم بخدا میں دوست خدا کے پاس جاتا ہوں۔ خدا دونوں جہان میں تم سے میرا انتقام لے گا۔ حصین بن مالک نے کہا کس طرح؟ فرمایا خداوند عالم ایسا حکم کرے گا کہ تم اپنی تلواریں ایک دوسرے پر کھینچو گے اور اپنا خون بہاؤ گے۔ دنیا سے منقطع نہ ہوگے اور تمہاری امید ہائے دلی بھی حاصل نہ ہوں گی۔ جب سرائے آخرت میں جاؤ گے وہاں عذاب ابدی تمہارے لئے مہیا ہے۔''

روایات مختلف ہیں ایک روایت کے مطابق حضرت امام حسینؓ کا جسدِ مبارک مجموعی طور پر ایک ہزار نو سو زخموں سے چور تھا۔

آخری لمحات

اس کوہِ وقار تاریخ عالم کے نادر وجود عبقری انسان کا وجود سوچئے کہ گزرے دن کے تمام رنج اٹھائے بہتا خون دیکھ دیکھ کر اور ایک کے بعد دوسرے عزیز کی لاش گنتے گنتے وہ کس حال میں ہوں گے کہ اچانک ایک بدبخت ابوالحنوق نے تیر مارا جو آپ کی پیشانی پر لگا۔ کھینچا تو خون چہرۂ مبارک کو تر کر گیا۔ ساتھ ایک سہ پہلو زہر آلود تیر سینۂ مبارک پر آن لگا۔ اسے کھینچا تو خون کا دھارا جسد مبارک کو تر کر گیا۔ پیادہ تھے۔ مالک بن یسر نے سر مبارک میں ایک ضرب لگائی تو عمامہ خون سے بھر گیا۔ الجر بن کعب نے تلوار کا وار کیا۔ شمر لعین کے اکسانے پر حصین بن نمیر نے تیر دھنِ مبارک پر مارا۔ ابوایوب غنویٰ نے دوسرا تیر چلایا۔ ضرعہ بن شریک نے بائیں بازو پر وار کیا پھر کندھے پر۔ سنان بن انس نخعی نے نیزہ مار کے منہ کے بل گرا دیا۔ خولیٰ بن یزید اصبحی نے کہا کہ سر کاٹ لو پھر ہاتھ کانپ گیا۔ سنان آیا اور تیزی سے سر جسد مبارک سے الگ کردیا!! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(نوٹ: اصل تعداد شہداء کی زیادہ ہے۔ یہ صرف وہ اصحاب ہیں جن کا ذکر کتاب جلاء العیون میں کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں درج کوائف مشہور شیعہ عالم مُلّا باقر مجلسی کی تصنیف جلاء العیون مترجمہ عبدالحسین مطبوعہ لکھنؤ۔ 1919ء سے لئے گئے ہیں)۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا طاہر احمد صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 15 نومبر کو بعد نماز مغرب 58/3 ڈیرہ نمبرداراں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نبیل احمد ولد مکرم محمد اقبال صاحب عمر 9 سال، خرم شہزاد ولد مکرم ذاکر حسین صاحب عمر 8 سال، محمد ظہیر ولد مکرم خادم حسین صاحب عمر 9 سال، محمد ارشد ولد مکرم ذوالفقار احمد صاحب عمر 9 سال، فضل قادر ولد مکرم رحیم بخش صاحب عمر 8 سال، رمیض احمد ولد مکرم محمد ریاض صاحب عمر 10 سال، جاذبہ نواز بنت مکرم محمد نواز صاحب عمر 8 سال اور شبانہ ریاض بنت مکرم محمد ریاض صاحب عمر 9 سال تقریب آمین منعقد کی گئی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم لقمان احمد دانش صاحب معلم سلسلہ 58/3 ڈیرہ نمبرداراں کو حاصل ہوئی۔ بچوں سے قرآن کریم خاکسار نے سنا۔ مکرم عمران محمود صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ نے بچوں میں انعام تقسیم کئے اور مکرم رضی اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآنی علوم سے بہرہ ور کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عبدالحمید فانی صاحب معلم وقف جدید کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

کوٹ کرم بخش کے تین بچوں مبارز احمد ابن مکرم سعادت احمد صاحب، منیب احمد ابن خاکسار وقاص احمد ابن مکرم عصمت اللہ صاحب، پانچ بچیوں ایمن سعادت بنت مکرم سعادت احمد صاحب، طیبہ عصمت اللہ بنت مکرم عصمت اللہ صاحب، رابعہ نصیر بنت مکرم محمد نصیر حیات صاحب، شفیقہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب اور عائشہ بنت مکرم عصمت اللہ صاحب نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ نیز دو بچوں سعادت احمد ولد مکرم سعادت احمد صاحب اور میرے بیٹے شاہد حمید نے قرآن پاک کا لفظی ترجمہ بھی مکمل کرلیا ہے۔ ان تمام بچوں کو پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 25/اکتوبر 2011ء کو ان تمام بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم ملک مسعود الحسن صاحب معلم وقف جدید نے بچوں سے قرآن سنا اور مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب صدر جماعت کوٹ کرم بخش نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کے سینوں کو نور قرآن سے منور کرے۔ نیز ان کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرمہ مبشرہ ذکاء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ذکاء اللہ صاحب سمن آباد لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب واقف نو کارکن شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان کی شادی ہمراہ مکرمہ کوثر پروین صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ مورخہ 12 نومبر 2011ء کو ہوئی۔ گوندل بینکوئیٹ ہال میں تقریب رخصتی کے موقع پر تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز 13 نومبر 2011ء کو دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مکرم فرحان احمد صاحب مکرم راجہ زین العابدین صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرم عبدالحفیظ صاحب مرحوم ابن حضرت میاں اللہ رکھا صاحب آف ترگڑی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا محمد نواز خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوج محترمہ قمر شہباز صاحبہ مورخہ 31/اکتوبر 2011ء کو وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر 49 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز رات 10 بجے مکرم طارق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ مذکورہ نے اپنے خاوند کے علاوہ ایک بیٹا بعمر ساڑھے 8 سال یادگار چھوڑا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1)

مجلس نابینا ربوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے وسائل کے مطابق خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس مفید ادارے کی دعاؤں، شفقتوں اور اچھے کاموں کی طرف رہنمائی اور مدد کریں اور اگر کوئی معذور یا نابینا شخص کسی ادارہ میں ملازمت کیلئے آئے تو اس کی اہلیت اور میرٹ کے مطابق اس کے لئے جگہ بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بنی نوع انسان کی صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صدر مجلس نابینا خلافت لائبریری ربوہ)

تصحیح

۞ مکرم عبدالسمیع خان صاحب کاٹھگڑھی دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرا ایک مضمون مورخہ یکم دسمبر 2011ء کو روزنامہ الفضل کے صفحہ 5 پر میرے دادا حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم تین میں درج ہے کہ آپ رئیس آف سڑوعہ تھے۔ یہ مقام سڑوعہ نہیں لنگڑوعہ ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ ان کے دل کے تین والو بند ہیں۔ ان کی انجیوگرافی بھی ہو چکی ہے۔ پھیپھڑوں میں پانی کی بھی شکایت ہے۔ شوگر کا مرض بھی لاحق ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالوحید خاں صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور گزشتہ کئی سالوں سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں آج کل ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے مختلف عوارض لاحق ہیں دو دن سے چھاتی میں درد اور انفیکشن اور کھانسی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ بے چینی سے رات گزرتی ہے۔

اسی طرح خاکسار کا بیٹا مکرم مظفر الحق گزشتہ کئی ماہ سے کمر میں درد کی وجہ سے بیمار ہے مہروں میں دب آ گئی ہے جس کے لئے فزیوتھراپی ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ بیوہ محترم شیخ محمود احمد صاحب شہید آف مردان حال بلال کوارٹرز دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ میرے بیٹے مکرم شیخ عارف محمود صاحب جو مردان کے واقعہ کے میں زخمی ہوئے تھے کا ایک آپریشن فضل عمر ہسپتال میں 23 نومبر کو ہوا ہے۔ آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

تعطیل

مورخہ 5 اور 6 دسمبر 2011ء کو سرکاری تعطیلات کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا احباب کرام وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔دسمبر	
طلوع فجر	5:23
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔ سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس کارز بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
جیولری۔ انڈین پولکی، برائیڈل سیٹ، کاسمیٹکس، ہوزری، پرفیوم
0343-9166699,0333-9853345

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 042-35301549-50-042-34890083
موبائل: 042-35418406-37448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گراؤنڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیاء شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali